ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم پنجشنبہ

جلد ۳۳ | ۸ ماہ امان ۱۳۲۴ ہش | ۲۲ ربیع الاول ۱۳۶۴ھ | ۸ مارچ ۱۹۴۵ء | نمبر ۵۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ ماہ امان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمدللہ

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے پھوڑے کی تکلیف میں اب نسبتاً افاقہ ہے احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں ؛

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ میں خیریت و عافیت ہے ؛

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۲۲ ربیع الاول ۱۳۶۴ھ

مرکزِ احمدیت میں احرار کے بعد آریوں کی انتہا درجہ کی بدزبانی

ہر احمدی وقارِ احمدیت کے لئے سب کچھ قربان کر دینا اپنا فرض سمجھتا ہے

(از ایڈیٹر)

حکومت پنجاب کے بعض کارندوں نے جو رویہ جماعت احمدیہ اور اس کے مخالفین کے متعلق اختیار کر رکھا ہے۔ اس میں جہاں تک پالیسی اور تعمیل قانون کا تعلق ہے۔ اس قدر اختلاف اور تضاد پایا جاتا ہے۔ کہ سمجھ میں نہیں آتا کس طرح اس طریق عمل کو عدل و انصاف دیانت داری اور فرض شناسی کے مطابق قرار دیا جا سکتا ہے۔ بعض مقامات پر حکومت کے نمائندے اور ذمہ دار حکام ہمارے خلاف اپنے فرائض کی ادائیگی میں اس قدر غفلت برتتے ہیں۔ کہ صریح طور پر ہمارے مخالفین کی بے جا حمایت اور ہمارے خلاف بے جا سختی ظاہر ہو جاتی ہے۔

ابھی کل کی بات ہے۔ کہ امرتسر میں ہماری جماعت نے سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا جلسہ منعقد کرنے کا انتظام کیا جس کے لئے قبل از وقت مقامی حکام سے اجازت حاصل کر لی گئی۔ اور حکام نے پوری طرح یقین دلایا۔ کہ قیام امن کے لئے بہترین انتظام کریں گے۔ اور جلسہ میں کوئی مداخلت نہ کرنے پائیگا۔ اسی بناء پر جلسہ میں شریک ہونے والے تمام احمدیوں سے ان کی معمولی چھڑیاں تک لے لی گئیں۔ اور انہیں بالکل نہتا بنا دیا گیا۔ لیکن جب مقررہ وقت اور مقررہ مقام پر جلسہ شروع ہوا۔ تو باوجود اس کے کہ مخالفین کے متعلق کسی رنگ میں کوئی ایک لفظ بھی نہیں کہا گیا تھا۔ بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سیرت پیش کرنے کا اہتمام تھا۔ اور اس کے لئے غیر مسلم معزز اصحاب کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ فتنہ پردازوں کے ایک ہجوم نے جلسہ میں مداخلت شروع کر دی۔ اور پولیس کی بہت بڑی جمعیت اور اعلےٰ حکام کی موجودگی میں مفسد لوگ اپنی شرارتوں میں زیادہ سے زیادہ بڑھتے چلے گئے ؛

ایسی صورت میں چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ حکام فتنہ پردازوں کو روکتے۔ جو بغیر کسی وجہ اور سبب کے قانون شکنی کرتے ہوئے جلسہ میں مداخلت کر رہے تھے۔ اور اپنے اس وعدہ کو جس میں انہوں نے قیام امن کا ذمہ لیا تھا پورا کرتے۔ لیکن جو کچھ انہوں نے کیا وہ یہ تھا کہ ایک طرف تو اپنی موجودگی میں قانون شکن لوگوں کو احمدیوں کو جانی اور مالی نقصان پہنچانے کے لئے کھلا چھوڑ دیا۔ اور دوسری طرف اپنی ناقابلیت اور نا اہلیت [illegible] پیش کیا۔ کہ جلسہ کو منتشر کرنے کے لئے تحریری حکم دے دیا۔

غرض ان حالات میں جماعت احمدیہ کا جلسہ جس میں کسی کے خلاف ایک لفظ تک کہنے کا کوئی موقعہ نہ تھا۔ حکام نے باوجود پہلے سے اجازت دے دینے کے ایک ہجوم کی شرارتوں سے دب کر منتشر کرا دیا۔

اس کے مقابلہ میں جب ان جلسوں پر نظر کی جائے۔ جو احرار اور آریوں نے حال ہی میں جماعت احمدیہ کے مرکز میں متواتر کئی دن تک کئے۔ اور جن میں جماعت احمدیہ کے مقدس پیشواؤں اور دوسرے ذی احترام بزرگوں کے خلاف اس قدر بدزبانی اور گندہ دہنی سے کام لیا۔ کہ جس کی کوئی حد نہیں رہی۔ تو یہ سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ کہ قادیان بھی اسی حکومت کے حلقہ اقتدار میں ہے۔ جس کے حلقہ میں امرتسر کا شہر ہے۔ آریوں اور احرار کے جلسوں میں بھی اگر اسی حکومت کے حکام اور پولیس موجود تھی۔ جس کے نمائندوں نے امرتسر میں جماعت احمدیہ کے جلسہ کو محض فتنہ پرداز لوگوں سے ڈر کر منتشر کر دیا۔ اور اس وقت کیا۔ جبکہ کسی کے خلاف کوئی ایک لفظ بھی کسی کے مونہہ سے نہ نکلا تھا۔ تو احرار اور آریوں کی طرف سے سارا سارا دن جماعت احمدیہ کے بانی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور موجودہ پیشوا ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خلاف نہایت ہی شرمناک بدزبانیاں سنکر وہ کیوں ٹس سے مس نہ ہوئی۔ پھر احرار تو لاٹھیوں کے علاوہ کلہاڑیوں وغیرہ سے بھی مسلح ہو کر آئے تھے۔ پولیس نے ان سے ہتھیار وغیرہ لینے کی کیوں ضرورت نہ سمجھی ؛

اب سوال یہ ہے کہ امرتسر میں جماعت احمدیہ کا جلسہ جس میں کسی کے عقائد کا ذکر تک نہ تھا۔ اور نہ کسی کے خلاف کوئی بات کہی جاتی تھی۔ اسے حکام نے اور انہی حکام نے جن کی اجازت سے وہ جلسہ منعقد کیا گیا تھا کیوں منتشر کر دیا۔ اور قادیان میں جو جماعت احمدیہ کا مرکز اور اس کا مقدس مذہبی مقام ہے۔ جب احرار اور آریوں نے بجائے اپنے عقائد اور اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرنے کے جماعت احمدیہ کے پیشواؤں کے خلاف بدزبانی اور بدگوئی کے طومار کھڑے کر دیئے تو کیوں انکے جلسوں کو نہ روکا گیا۔ کیا اسکی وجہ سوائے اسکے کوئی اور بھی سمجھ میں آ سکتی ہے۔ کہ حکومت کے بعض ذمہ دار حکام جماعت احمدیہ کے خلاف ایسی ناانصافی سے کام لے رہے ہیں۔ کہ جو نہایت ہی مذموم ہے۔ اور جس کی وجہ سے حکومت کا دامن داغدار ہوتا ہے۔ پھر ایسے حکام غیر منصف ہونے کے علاوہ بزدل بھی معلوم ہوتے ہیں۔ کیونکہ امرتسر میں انہوں نے محض اسلئے سیرۃ النبی ؐ کے متعلق جماعت احمدیہ کا جلسہ منتشر کر دیا۔ کہ فتنہ پردازوں کا ایک طبقہ آمادہ بر فساد تھا۔ اور چونکہ وہ نہیں چاہتا تھا۔ کہ جماعت احمدیہ جلسہ کرے۔ اس لئے حکام نے اسکے آگے سر تسلیم خم کر کے بغیر کسی وجہ کے جماعت احمدیہ کا جلسہ منتشر کر دیا۔ اس کے مقابلہ میں قادیان میں احرار اور آریوں کی نہایت ہی اشتعال انگیز بدزبانیوں اور فتنہ پردازیوں کو نظر انداز کر دیا گیا۔ اس لئے کہ جماعت احمدیہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے اور فساد پیدا کرنے پر آمادہ نہ ہوئی

ایڈیٹر:- غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

لیکن اس کی وجہ یہ نہیں کہ ہم میں احساس نہیں مخالفین کی بدزبانیوں اور بدکلامیوں سے ہمارے دل نہیں دکھتے۔ ہم میں اپنے وقار کی حفاظت کے لئے جوش اور ولولہ پیدا نہیں ہوتا۔ ہم اپنے مقدس پیشواؤں کی عزت واحترام کو قائم رکھنے کے لئے قربانی کرنے کو تیار نہیں۔ بلکہ اصل وجہ یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی خاص مشیت کے ماتحت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے نہایت ہی سختی کے ساتھ یہ ارشاد فرما رکھا ہے۔ کہ مخالفین کے ہر قسم کے مظالم اور شدائد کو نہایت صبر اور سکون کے ساتھ برداشت کرو۔ اور اپنی قوت برداشت کو انتہا تک پہنچا دو۔ تا خدا تعالیٰ کی خاص نصرت تمہارے لئے نازل ہو۔ اس ارشاد عالی کے ماتحت اس وقت ہم میں سے کوئی شخص انگلی تک نہیں ہلا سکتا۔ ورنہ وہ کون سا احمدی ہے جو اپنے پیشواؤں کی عزت اور عصمت کی حفاظت کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دینے کے لئے تیار نہیں۔ اور اگر کسی وقت ایسا موقع آیا تو دنیا دیکھ لیگی۔ کہ احمدی خدا تعالیٰ کی راہ میں کس طرح کفن سر پر باندھ کر نکلتے اور کس جوش وخروش سے جام شہادت پیتے ہیں۔

قیام امن کی ذمہ دار پولیس اور حکام تو یہ سمجھتے ہونگے۔ کہ اپنی موجودگی میں جماعت احمدیہ کے خلاف مسلسل کئی دن تک بدزبانی کرا کر اور شرمناک سے شرمناک گالیاں دلا کر انہوں نے جماعت احمدیہ کو خوب زچ کیا اور چھوٹے بڑے احمدیوں کو خوب تنگ کیا۔ لیکن اصل حقیقت یہ ہے۔ کہ اس قسم کے لوگ اس وقت کو قریب سے قریب لا رہے ہیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ ان شرارتوں کے سدباب کی کوئی راہ نکال دیگا۔ اس کی خاص نصرت ہمارے لئے نازل ہوگی۔ اس کے فرشتے ہماری خاطر اتر ینگے۔ نہ تو غیر منصف حکام ہمیشہ رہینگے اور نہ جماعت احمدیہ کے مقدس پیشواؤں کی ہتک کرنے والے اور ان کو گالیاں دینے والے رہینگے۔ لیکن احمدیت یقیناً موجود رہیگی۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ساری دنیا پر چھا جائیگی۔ کیا ہی خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کے اس منشاء کو پورا کرنے میں حصہ لینگے۔ اور کیا ہی بدقسمت ہیں۔ وہ جو ظلم وتشدد دھوکا اور فریب بدزبانی اور بدگوئی کے ذریعہ چاہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا منشاء پورا نہ ہو۔

ہر خادم ترجمہ نماز سیکھے

قائدین وزعماء اپنی مجالس کا جائزہ لیں کہ کونسے خدام نماز کا ترجمہ نہیں جانتے جو نہیں جانتے ان کے لئے اس کے سکھانے کا فوراً انتظام کیا جائے۔

۱۴ اگست تک ہر خادم کو نماز کا ترجمہ مکمل طور پر یاد کر لینا چاہیئے۔ یہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے اس غرض کے لئے آخری تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ خاکسار مشتاق احمد مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

تبلیغ کے دو آسان اور بہترین طریق

(۱) ہر احمدی اپنے غیر احمدی وغیر مسلم دوستوں کو قادیان آنے کی تحریک کرے قادیان کا دینی ماحول ہر نیک دل کو مجبور کریگا کہ وہ حقیقت پر غور کرے۔

(۲) ہر احمدی اپنی تربیت کر کے اپنی دیانت وامانت کا سکہ دوسروں پر جمائے۔ تا دنیا مجبور ہو یہ کہنے پر کہ ہر احمدی سچا اور دیانت دار ہوتا ہے۔ ہر احمدی دیندار ہوتا ہے۔ ہر احمدی کے گھر سے صبح کو قرآن مجید ونیک باتوں کی آواز آئے۔ تا ہر راہ گزر سمجھ لے کہ احمدی دنیا کے جھمیلوں میں پڑنے سے پہلے اپنے خدا کو یاد کرتا ہے۔ (ناظر دعوت وتبلیغ)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے پیش فرمودہ اصل کی بناء پر دنیا کے قیام امن کیلئے آئندہ لیگ کی تشکیل

پس پردہ خطرناک صورت حالات —— امریکہ میں بے چینی

مسٹر چرچل کی برطانوی پارلیمنٹ میں اہم تصریحات

ہمارے نمائندہ مقیم لندن کا "الفضل" کے نام خاص تار

لنڈن ۶ مارچ۔ مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن نے حسب ذیل تار بنام الفضل ارسال کیا ہے۔

"آبزرور" کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ اہل امریکہ مسٹر روز ویلٹ کی اس رپورٹ پر جو انہوں نے یالٹا کانفرنس کے بارہ میں کانگرس کے پیش کی۔ بحث کرتے وقت زیادہ تر یورپین مسائل کو زیر بحث لا رہے ہیں۔ لیکن پس پردہ تین بڑی اتحادی طاقتوں کے درمیان آئندہ ٹکراؤ کا پہلو زیادہ تشویش پیدا کرتا ہوا نظر آرہا ہے خصوصاً برطانیہ اور روس کے درمیان غیر یورپین مسائل کے بارہ میں آئندہ پیدا ہونے والے اختلافات کا امکان بہت گھبراہٹ کا موجب بن رہا ہے۔

مسٹر چرچل نے پارلیمنٹ میں یالٹا کانفرنس پر ریویو کرتے ہوئے پرانی لیگ آف نیشنز کا ذکر کیا اور کہا۔ کہ اب جو نئی لیگ بنیگی۔ وہ پہلی سے کئی اہم پہلوؤں کے لحاظ سے مختلف ہوگی۔ اور وہ ظلم وفساد پیدا کرنے والی یا ایسی تدابیر اختیار کرنے والی طاقت کو جو ظلم وفساد پیدا کرے بروقت اپنی مرضی منوانے سے نہیں رکیگی خواہ اسے اس کے لئے اسلحہ کا استعمال کرنا پڑے۔

درخواست ہائے دعا

(۱) چوہدری عبدالواحد صاحب مدیر اعلیٰ اخبار اصلاح سرینگر کے پاؤں میں تکلیف ہے اور پاؤں بجیس رہتا ہے (۲) اختر النساء صاحبہ جالندھر شہر کی والدہ صاحبہ بیمار ہیں (۳) میاں عبدالحی صاحب واقف تحریک جدید قادیان کی والدہ صاحبہ بیمار رہیں۔ (۴) چوہدری بدرالدین صاحب قادیان بیمار ہیں۔ (۵) مولوی محمد مجید صاحب اور ضیاء الدین صاحب محاذ جنگ پر ہیں۔ (۶) محمد رحمت اللہ خان صاحب ویسولا نو بوگ کشمیر خود بیمار اور ان کے رشتہ دار محاذ جنگ پر ہیں (۷) ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب عال [illegible]

فوجی گھرانوں کیلئے ضروری اعلان

تمام ایسے احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے جن کے رشتہ دار فوج میں ملازم ہیں۔ کہ سول لیزن آفیسر میجر ہیرس ۷ مارچ سے ۱۲ مارچ تک بیت الظفر میں قیام کرینگے۔ اور فوجیوں کی جملہ شکایات کو عصر کے بعد سنینگے۔ حتی الوسع ہر قسم کی امداد کرینگے۔ دیہات سے بھی ضرورتمند احباب آکر مل سکتے ہیں۔

(ناظر امور عامہ)

شیطان سے بچنے کا طریق

پانچ ہزار واقفین ایام کی ضرورت

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کوئی تین نہیں ہیں جو اذان نہیں دیتے اور نماز قائم نہیں کرتے مگر یہ کہ شیطان ان پر غالب آجائیگا۔ اذان دراصل تبلیغ کی قائم مقام ہے۔ اور دن رات میں پانچ وقت کی اذان ہمیں اس بات کے لئے متنبہ کرتی ہے۔ کہ ہم لوگوں کو کس قدر وقت تبلیغ کے لئے دینا چاہیئے اور تبلیغ کے لئے ہمارا انہماک کس قدر ہونا چاہیئے۔ وہ لوگ جو اپنی نجات کے فکر میں ہیں اور اس کوشش میں کہ وہ شیطان کے قبضہ سے نکل جائیں۔ اور خدا تعالیٰ کی سلامتی کی گود میں آجائیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مندرجہ بالا قول ان کی رہنمائی کرتا ہے۔

پس اے وہ لوگو جو شیطان سے خلاصی حاصل کرنا چاہتے ہو۔ اٹھو اور اپنے اوقات کو زیادہ سے زیادہ تبلیغ میں لگاؤ۔ دین کیلئے زندگیاں وقف کرو۔ ایام رخصت کو محض تبلیغ کیلئے وقف کرو۔ اور کوشش کرو کہ ہر سال کم از کم پانچ ہزار افراد جماعت ایسے ہوں جو پندرہ ایام یا اس سے زیادہ محض تبلیغ کیلئے وقف کریں۔ پانچ ہزار واقفین ایام کی سکیم کو اگر ہم کامیاب بنا دیں تو یہ ایسا کام ہوگا۔ جو ہمارے نام کو روشن کرنے والا اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے نزول کا موجب ہوگا۔ کہاں ہیں۔ وہ السابقون جن کی فطرت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے قرب کی اعلیٰ منازل حاصل کرنے کی تڑپ ودیعت کی ہے۔ وہ آگے آئیں اور اس سکیم کو کامیاب بنائیں۔

(خاکسار عباس احمد)

اَلْمُؤْمِنُ یَرٰی اَوْ یُرٰی لَہٗ

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

اس حدیث کے معنے ہیں کہ مومن کسی امر کے متعلق یا تو خود خواب دیکھتا ہے یا کسی اور شخص کو اسکے لئے خدا کیطرف سے رویا دکھایا جاتا ہے۔ یہ بھی روحانیت کا ایک عظیم الشان نکتہ ہے۔ اور معرفت کی ایک رمز۔ کیونکہ رویا بھی کلام الٰہی ہے۔ اسلئے بادشاہوں کے کلام کیطرح خدا کی طرف سے وہ بھی اسی طرح استعمال کی جاتی ہے۔ یعنی کبھی براہ راست ہوتی ہے۔ اور کبھی دوسرے ملازمین کی معرفت۔ ہر دفعہ بادشاہ اپنے کسی ملازم یا رعایا سے براہ راست کلام نہیں کرتا۔ بلکہ کئی دفعہ کسی دوسرے غلام یا نوکر کی معرفت اپنی مرضی سے آگاہ کر دیا کرتا ہے۔ مثلاً میں اپنے کسی دوست کو کبھی خود کوئی پیغام دے دیتا ہوں۔ اور کبھی اپنے ملازم کی معرفت پیغام بھیجدیتا ہوں۔ یہی معاملہ خدا تعالےٰ کے ہاں بھی پایا جاتا ہے۔ اور یہ حدیث اسی مضمون کو بیان کرتی ہے۔ مجھے کئی دفعہ خیال آیا کرتا تھا۔ کہ اس کا فائدہ کیا ہے۔ اب جب میں بوڑھا ہو گیا۔ اور بعض ادویہ کے استعمال سے میرا حافظہ نہائت کمزور ہو گیا۔ تو مجھے اس عادت اللہ کا ایک عجیب فائدہ معلوم ہؤا۔ اور اس فائدہ کو میں کاغذ پر لکھنے لگا تھا۔ کہ کئی اور فوائد سمجھ میں آ گئے۔ اور وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) جوانی میں حافظہ اور یادداشت اچھی ہوتی ہے۔ آدمی جو خواب دیکھتا ہے۔ وہ نہ صرف مسلسل اور صاف ہوتی ہے۔ بلکہ دیر تک یاد بھی رہتی ہے۔ لیکن جب عمر اور امراض کی وجہ سے بہت ذہول ہونے لگتا ہے۔ تو خوابیں ٹوٹی ٹوٹی اور غیر مسلسل آتی ہیں۔ اور صبح تک تو کیا اسی وقت بھول جاتی ہیں۔ غرض براہ راست کنکشن خراب ہو جاتا ہے۔ جسمانی نقائص کی وجہ سے۔ مگر خدا تو بندہ کو نہیں چھوڑ سکتا۔ وہ پھر یہ کرتا ہے۔ کہ کسی اور کو اس کے متعلق خواب دکھاتا ہے پھر وہ شخص اس شخص کو جس کے لئے خواب ہوتی ہے جا کر سناتا ہے۔ اور اس طرح اگرچہ امرتسر کا سیدھا کنکشن دہلی سے ٹوٹا ہؤا بھی ہو۔ تو بھی (Via Lahore) لاہور کی معرفت دہلی سے بات کی جا سکتی ہے۔ یا یوں کہو۔ کہ جب بڑھاپے میں خوابیں کم آتی ہیں یا بھول بھول جاتی ہیں۔ یا شکستہ تسلسل کی ہوتی ہیں۔ تو خدا اپنے فرشتے اس شخص کی خاطر کسی دوسرے کے ریڈیو میں بھیجدیتا ہے۔ اور اس کے دل میں یہ بات ڈال دیتا ہے کہ وہ شخص مذکور کو جا کر اپنا خواب سنائے۔ پس یہ ایک فائدہ ہے۔ جو مجھے اپنے تجربہ سے اب آ کر معلوم ہؤا ہے۔

(۲) دوسرا فائدہ یہ ہے کہ عالی شان امور میں بزرگوں کی رویا کی تائید میں دوسرے کئی لوگوں کو بھی اسی مضمون کے رویا دکھائے جاتے ہیں۔ تاکہ وہ بزرگ اپنی رویا کے مضمون کو معمولی یا نفسانی نہ خیال کریں۔ اور دوسروں کی رویا کو بطور ایک تائیدی فوج کے خیال کریں اسی وجہ سے مہمات امور کے متعلق انبیاء کا قاعدہ ہے۔ کہ وہ ان دنوں میں اپنے احباب سے بھی پوچھتے رہتے ہیں۔ کہ انہوں نے کیا خواب دیکھے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہی عادت تھی۔ تاکہ لوگوں پر بھی ان امور کی عظمت واضح ہو۔

(۳) جس طرح خدا تعالےٰ نے اپنی نعمتیں دنیا میں عجیب عجیب رنگ میں تقسیم کر رکھی ہیں۔ کسی کو اعلےٰ حافظہ دیا ہے۔ کسی کو علم لدنی دیا ہے۔ کسی کو قوت ہاضمہ بہت عمدہ عطا کی ہے۔ اسی طرح رویا کی اہلیت بعض دفعہ نہایت غریب اور ادنےٰ درجہ کے لوگوں میں بھی بطور فضل الٰہی کے پائی جاتی ہے۔ تا ان کی حالت دیکھ کر دوسرے لوگ جو بڑے پایہ کے ہیں ان کا فخر ٹوٹے۔ اور ایسے بظاہر ادنےٰ لوگوں کو وہ حقیر نہ سمجھیں۔

(۴) اسی طرح جب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ایک شخص کئی دفعہ ہم کو ہمارے اپنے متعلق اپنے رویا سنا گیا ہے۔ اور وہ ہمارے فائدہ کی تھیں۔ جن سے آگاہی ہونی ہمارے لئے ضروری تھی۔ تو ہم کو ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ اس شخص کی روح کو ہماری روح سے ایک خاص مناسبت ہے۔ ورنہ بغیر مناسبت کے یہ معاملہ اس طرح نہ ہوتا۔ پس ارواح کی آپس کی مناسبت سمجھنے کے لئے بھی دوسروں کو خواب دکھایا جانا ضروری ہے۔ (الارواح جنود مجندۃ)

(۵) اصلاح نفوس کے لئے بھی یہ سلسلہ ضروری ہے۔ مثلاً ہم کئی دفعہ اپنے کسی اخلاقی نقص کو یا روحانی عیب کو بذریعہ رویا کے معلوم کر لیں پھر بھی ہم اس کی اصلاح کیطرف زیادہ توجہ نہیں کرتے۔ لیکن جب دوسروں کے خواب ہماری کمزوریوں کو ظاہر کرنے لگتے ہیں۔ تو پھر ہمیں بھی سخت غیرت آنے لگتی ہے۔ اور اس طرح اصلاح آسان ہو جاتی ہے۔

(۶) بعض علوم اور معرفت کے نکتے جو خدا کے ہاں سے کسی زمانہ میں عام پبلک کے لئے نازل ہوتے ہیں۔ وہ بھی کسی ایک آدمی پر نازل ہوتے ہیں۔ پھر وہ مجلس میں ان کا ذکر کر دیتا ہے یا شائع کر دیتا ہے۔ یا لیکچر میں بیان کر دیتا ہے۔ اور اس کا علم جو بذریعہ رویا یا الہام کے بظاہر فرد واحد کے لئے ہوتا ہے۔ عوام میں مشہور ہو کر ان کی راہنمائی کرتا ہے۔ اور حقیقۃً وہ ہوتا بھی ساری جماعت کے لئے ہی ہے۔ مگر اس کا نزول کسی ایک انسان یا فرد واحد پر ہوتا ہے۔ عموماً ایسی رویا اس کی ذات کے لئے نہیں۔ بلکہ عوام کے لئے ہوتی ہے۔ اس کا تو صرف اعزاز مقصود ہوتا ہے۔

(۷) ایک شخص کو دوسرے کے لئے اس لئے بھی رویا دکھائی جاتی ہے۔ کہ وہ اس کے لئے دعا کرے۔ خصوصاً منذر خوابوں میں تو یہ لازمی ہے۔ اور دیکھنے والے پر حق ہے۔ کہ وہ اپنے بھائی کو خطرہ میں دیکھ کر اس کے لئے خیر خواہی کے طور پر دُعا کرے۔ نہ یہ کہ اس کو اور ڈرائے اور حقیر سمجھے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ پہلے شخص کو بھی دوسرے کے متعلق انذاری رویا ہوئی ہو۔ حقیقۃً ایسی رویا خدا تعالےٰ کی طرف سے بطور شفاعت کے ہوتی ہیں۔ پس جو لوگ ایسی شفاعت کو قبول کر لیتے ہیں۔ وہ بہت ثواب حاصل کرتے ہیں۔

(۸) خود دیکھی ہوئی رویا تو نفسانی بھی ہو سکتی ہے۔ مگر جو رویا ایک غیر متعلق شخص آپ کی نسبت دیکھے۔ اس میں آپ کی نفسانیت کا دخل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے وہ زیادہ اعتبار کے قابل ہوتی ہے۔ مثلاً مجھے اولاد کی ضرورت ہے۔ اب اگر میری دُعا کی وجہ سے خود مجھے ہی خواب آ جائے۔ کہ میرے ہاں بچہ پیدا ہؤا ہے۔ تو ممکن ہے۔ کہ ایسی خواب نفسانی ہی ہو۔ لیکن اگر میری دعا کے جواب میں خدا تعالےٰ کسی غیر متعلق شخص کی زبانی مجھے ایسا پیغام بھیجے۔ تو وہ یقین کرنے کے قابل ہوتا ہے پس دوسرے کی معرفت رویا بھیجنے کا ایک مقصد یہ بھی ہوتا ہے۔ کہ ہم اس پر یقین کر لیں یہ نفسانی نہیں ہو سکتی۔ یہ فائدہ جو میں نے اوپر لکھا ہے۔ یہ غیر متعلق خواب بین کا فائدہ ہے نہ کہ ذاتی دلچسپی رکھنے والے گہرے دوست کا۔ کیونکہ ذاتی دلچسپی رکھنے والا دوست تو اپنی دلچسپی اور فائدہ کی وجہ سے نفسانی رویا بھی دیکھ سکتا ہے۔

(۹) دوسرے کی معرفت رویا بھیجنے کا ایک مقصد کبھی یہ بھی ہوتا ہے۔ کہ اگر براہ راست وہ رویا کسی شخص کو دکھائی جاتی۔ تو وہ اس سے فائدہ نہ اٹھا سکتا۔ مثلاً ایک مریض کو اگر کسی دوا پر رویا میں آگاہ کیا جائے۔ تو ممکن ہے وہ اس نام کا تلفظ ہی نہ سمجھ سکے۔ یا طب سے ناواقف ہونے کی وجہ سے وہ غلط بات سمجھے۔ لیکن اگر اس کے علاج کے متعلق کسی ڈاکٹر یا طبیب کو رویا ہو جائے۔ تو وہ اسے خوب سمجھ سکتا ہے۔ اور مریض کو فائدہ پہونچا سکتا ہے۔

(۱۰) ایک فائدہ ایسے رویا کا یہ بھی ہوتا ہے۔ کہ گو رویا ہوتی تو زید کے متعلق ہے۔ مگر بکر اس کو پوری کر سکتا ہے۔ زید نہیں پوری کر سکتا۔ مثلاً زید کی بابت بکر نے منذر رویا دیکھی۔ اور اُسے سنا دی۔ مگر زید غربت یا کسی اور وجہ سے اس رویا کے اثرات کو دور کرنے کے لئے صدقہ کا جانور نہیں دے سکتا۔ اور بکر چونکہ صاحب استطاعت ہے۔ اُس نے اپنے دوست زید کی خاطر بکرا صدقہ کرا دیا۔ اور اس طرح خطرہ ٹل گیا۔ اگر وہ خواب براہِ راست زید کو آتا تو غریب زید مناسب صدقہ ردِّ بلا کے لئے نہ دے سکتا۔

پس بکر کو زید کے متعلق رویا

دکھانے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ خدا تعالیٰ اس کو صاحب استطاعت دیکھ کر اس سے ایک دوست کی خدمت کروانی چاہتا ہے۔

(۱) بعض اوقات رویار دیکھنے والا خود تو اس رویار کا پورا مطلب نہیں سمجھ سکتا لیکن رویا کا نظارہ نہایت اہم اور جماعت پر وسیع اثر رکھنے والا ہوتا ہے۔ تو ایسی رویار کو بجائے اِدہر اُدہر بیان کرنے کے براہ راست اولوالامر سے بیان کرنا مناسب ہوتا ہے۔ اور ایسی الٰہی اطلاع کو بارگاہ خلافت تک پہنچانا بموجب آیت وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰۤى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ (نساء) کے ضروری ہے۔ بلکہ حکم قرآنی یہی ہے۔ اس لئے جب کوئی شخص مجھے کبھی اپنی کوئی ایسی رویار بیان کرتا ہے تو میں تو اسے اسی آیت کے ماتحت یہ جواب دیتا ہوں کہ یہ رویا بہت اہم ہے۔ اور غم حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کو اس کی نقل لکھ کر بھیجدو۔ وہ خود اس سے استنباط کر کے جو نتیجہ مناسب ہوگا نکال لینگے۔ کیونکہ جماعتی امن اور خوف کے امور جس طرح لوگوں کی طرف سے آتے ہیں۔ اسی طرح خدا کی طرف سے بھی آتے ہیں۔ اور دونو صورتوں پر اس آیت کا حکم حاوی ہے۔ ورنہ ایسی خوابوں کو مشتہر کرتے پھرنا مگر اولوالامر تک نہ پہنچانا موجب ناراضگئ خدا ہے۔

رویار کے معاملہ میں ایک عام مغالطہ لوگوں کو یہ بھی لگا ہوا ہے کہ رحمانی خواب ہمیشہ سچی ہوتی ہے۔ اور نفسانی ہمیشہ جھوٹی۔ حالانکہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ ایک شخص کو بیٹے کی خواہش ہے۔ اور اس خواہش کے نتیجہ میں اس نے کئی دفعہ خواب دیکھا کہ میرے ہاں بیٹا ہوا ہے اور پھر اس کے ہاں بیٹا ہو بھی گیا۔ تو چونکہ بیٹا ہونا قانون قدرت میں ایک عام بات ہے اور گھر گھر بیٹے ہوتے رہتے ہیں۔ اس لئے ضروری نہیں کہ اس کی خواب رحمانی ہی ہو۔ بلکہ ہم کہیں گے کہ خواب تو نفسانی تھی لیکن بیٹا ہونا ایک قدرتی بات تھی۔ یا کسی شخص کو کچھ روپوں کی ضرورت تھی اور اسے اکثر یہی خیال رہتا تھا۔ اب اسے نفسانی خواب آیا کہ کچھ روپے اسے ملے ہیں پھر واقعی کچھ روپیہ اسے مل بھی گیا۔ تو ہم اس خواب کو یقیناً رحمانی خواب نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خواب تو خواہش نفس کی وجہ سے تھا اور روپیہ اُسے ملنا ہی تھا۔ سو مل گیا۔ ان دونو صورتوں میں خواب تو نفسانی تھے مگر بظاہر پورے بھی ہو گئے۔ کیونکہ جو چیزیں مطلوب تھیں وہ کوئی انوکھی عجیب اور ناممکن نہ تھیں۔ پس رحمانی خوابوں اور نفسانی خوابوں میں تمیز کرنا بعض اوقات مشکل ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے بعض اور آثار بھی ہونے چاہئیں جن سے یہ معلوم ہو جائے کہ خواب واقعی رحمانی ہے۔ اور منجملہ ان آثار وقرائن کے بعض یہ ہیں۔

(۱) پہلی بات یہ ہے کہ صرف روپیہ دیکھ کر روپیہ مل جانا تو نفسانی خواب بھی ہو سکتا ہے لیکن اگر خواب یہ ہو کہ پانچسو نوّے روپے ملے ہیں۔ اور اتنے ہی مل بھی جائیں تو پھر یہ خواب نفسانی نہ ہوگا۔ کیونکہ نفس روپیہ کی حرص تو رکھتا ہے۔ مگر خاص عدد نہیں بتا سکتا۔ پس خاص عدد کا ساتھ ہونا یقینی طور پر رحمانی خواب کی علامت ہے۔

(۲) دوسرے یہ کہ مثلاً صرف بیٹا ہونے کا خواب اسے رحمانی خواب ماننے کے لئے کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ کوئی دوسری علامت بھی ہو جو غیب ہو جیسے یہ کہ بیٹا ہوگا۔ اور اس کے جسم پر پھوڑوں کے نشانات ہونگے۔ (جیسے عبدالحی مرحوم کے بارہ میں ہوا) یا بیٹا ہوگا اور اس میں فلاں فلاں خاص صفات موجود ہونگی۔ تب وہ رویا یقیناً رحمانی ہوگی۔

(۳) تیسرے یہ کہ محض بیٹے کی بشارت بھی رحمانی ہو سکتی ہے۔ بشرطیکہ ایسی زبان میں ہو جسے خواب دیکھنے والا نہ جانتا ہو۔ مثلاً کسی کو رویا میں بشارت ملے کہ A son will be born to you اور وہ خواب بین انگریزی زبان بالکل نہیں جانتا۔ پھر بیٹا بھی پیدا ہو جائے تو یہ خواب یقیناً رحمانی ہوگی۔

(۴) چوتھے یہ کہ خواب تعبیری زبان میں ہو۔ مثلاً بیٹے کے جگہ روپیہ دیکھے یا بیٹی کی جگہ اٹھنی یا روپیہ کی جگہ نجاست دیکھے تو ایسی رویا یقیناً رحمانی ہے۔ کیونکہ وہ انسانی نفس کی زبان نہیں ہے۔ بلکہ خدائی یا روحانی زبان ہے۔

پس عام طور پر رحمانی خواب کی پہچان ان چار باتوں سے کی جاتی ہے۔

(۱) کسی صحیح عدد کا بتایا جانا (۲) کسی غیر زبان میں جو صاحب رویار کو آتی نہ ہو بشارت ہونی (۳) کسی مزید غیب کا علم بھی بشارت کے ساتھ دیا جانا (۴) تعبیری زبان میں خواب کا آنا۔ ان کے سوا اور بھی بعض نشانیاں ہیں مگر وہ باریک ہیں

اب دوسری شق خوابوں کی یہ ہے کہ ضروری نہیں کہ رحمانی خواب پورے بھی ہوں۔ بعض دفعہ ایک سچا منذر خواب استغفار اور صدقہ سے ٹل جاتا ہے (یعنی پورا نہیں ہوتا) تو کیا اسے جھوٹا کہدیا جائے؟ یا حالات بدل جانے اور توبہ و اصلاح سے سچے خوابوں کی تعبیریں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ تو کیا وہ غلط ہوتے ہیں؟ لیکن نفسانی رویار کی باتیں عامۃ الناس کے لئے ہیں نبیوں اور صدیقوں کے تو تمام خواب رحمانی ہی ہوتے ہیں۔ اس لئے جب اُن کا معاملہ ہو تو ہمیں یہی ایمان رکھنا چاہئے کہ ان کا خواب بھی وحی ہی ہے۔

سیرالیون اور احمدیت

از جناب مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ مغربی افریقہ حال قادیان

(۲)

آب وہوا

سیرالیون کی آب وہوا گرم مرطوب ہے۔ بارش بہت ہوتی ہے۔ سمندر سے قریب ہونے کی وجہ سے گرمی میں شدت نہیں۔ سردی بہت کم ہوتی ہے۔ زمین نہایت درجہ زرخیز ہے۔ عام پیداوار چاول۔ کوکو۔ تاڑ کا تیل اور ربڑ ہے۔ اس کے علاوہ شکر قندی۔ کساوا اور یام بھی خوراک کیلئے کاشت کئے جاتے ہیں۔

عام خوراک

ملک کی عام خوراک چاول ہے۔ اندرونی علاقہ میں گوشت کی قلت ہے کیونکہ گھنے جنگلات میں اس قسم کی مکھیاں پائی جاتی ہیں جو گائے کے لئے مضر ہیں۔ بکری نہایت چھوٹی ہوتی ہے۔ البتہ فری ٹون میں گوشت روزانہ مل جاتا ہے لیکن میونسپل کمیٹی کے حکم سے گائے کو چونکہ بجلی سے بیہوش کر کے ذبح کرتے ہیں۔ اور اسلامی طریق پر ذبح کرنے کی اجازت نہیں۔ لوکل مسلمان تو یہی گوشت استعمال کرتے ہیں۔ لیکن ہم اسے نہیں کھاتے۔ اندرونی علاقہ کے بڑے بڑے شہروں میں کبھی کبھی گائے کا گوشت مل جاتا ہے البتہ مرغی آسانی سے مل جاتی ہے۔ ساحلی علاقوں میں مچھلی کثرت سے پائی جاتی ہے جسے ایک خاص ترکیب سے آگ پر خشک کر لیتے ہیں اور عام طور پر افریقی لوگ اسی خشک مچھلی سے سالن تیار کرتے ہیں۔ اس قسم کی خشک مچھلی سارے مغربی افریقہ میں بطور سالن استعمال ہوتی ہے پہلے پہلے تو کئی سال تک مجھے اس کی بُو سے اس قدر نفرت تھی کہ میں ایسی لاری میں سفر نہ کرتا جس میں کسی مسافر کے پاس یہ مچھلی ہو۔ لیکن جنگ کے دوران میں جب کئی ماہ تک گوشت نہ ملا تو برادرم مولوی محمد صدیق صاحب اور خاکسار نے اس کا استعمال شروع کردیا اور اب ہم بغیر کسی قسم کی کراہت کے اسے کھا لیتے ہیں۔ سالن میں افریقن لوگ تاڑ کا تیل بہت استعمال کرتے ہیں۔ یہ مچھلی جس کی بُو سے ہر غیر افریقی نووارد طبعاً نفرت کرے گا افریقنوں کو اس قدر مرغوب ہے کہ اگر گوشت بھی پکائیں تو خوشبو کے لئے تھوڑی سی خشک مچھلی سالن میں ضرور ڈال لیتے ہیں۔ جیسے ہندوستان میں بعض لوگ لہسن یا ہینگ کا استعمال کرتے ہیں۔ وہاں ایک قسم کی سبزی جسے کو بوکو بو کہتے ہیں ملتی ہے۔ جو باوجود کریلے کی طرح کڑوی ہونے کے نہایت لذیذ ہوتی ہے۔ خصوصاً جب اسے خشک مچھلی کے ہمراہ پکایا جائے جب گھی نایاب اور مونگ پھلی کا تیل سخت گراں ہو گیا۔ تو ہم نے بھی تاڑ کا تیل استعمال کرنا شروع کردیا ہندوستان میں جس قسم کی روٹی کھائی جاتی ہے۔ وہاں نہیں ملتی۔ میدہ دوسرے ملکوں سے آتا ہے۔ لیکن ایک تو سخت گراں اور دوسرے اندرونی علاقہ کے دیہات میں کئی ماہ تک ہمیں تبلیغی دورے کرنے پڑتے تھے اور میدہ یا میدے سے بنی ہوئی ڈبل روٹی نہ مل سکتی تھی۔ گزشتہ تین چار سال میں بعض اوقات کئی ماہ تک چاول بھی جو سیرالیون کی سب سے اہم پیداوار ہے۔ دستیاب نہ ہوتا لیکن ہمیں چونکہ ہر قسم کی افریقی خوراک کی عادت ہو چکی تھی اس لئے کوئی خاص تکلیف نہ ہوئی۔ افریقن لوگ شکر قندی اور یام اور کساوا (یہ دونوں چیزیں بھی شکر قندی اور آلو کی قسم سے ہیں) پانی میں ابال کر یا تاڑ کے تیل میں پکا کر کھاتے ہیں۔ جس قسم کی دالیں ہندوستان میں ہوتی ہیں۔ وہاں نہیں ملتیں

اور وہاں جس قسم کی ملتی ہیں۔ مجھے کم از کم پنجاب میں نہیں ملیں۔ علاوہ معمولی قسم کے کیلے کے وہاں ایک اور قسم کا کیلا پایا جاتا ہے۔ جو ایک فٹ کے قریب لمبا ہوتا ہے۔ اور اندر سے اس کا گودا سرخ رنگ کا نکلتا ہے۔ اسے تاڑ کے تیل اور پسی ہوئی مونگ پھلی میں بھون کر کھاتے ہیں۔ نہایت لذیذ چیز ہے۔ اس کیلے کو وہاں پلانٹین Plantain کہا جاتا ہے۔ سارا ملک گھنے جنگلات سے بھرا پڑا ہے۔ ہرن۔ ہاتھی۔ چیتے وغیرہ کئی جانوروں اور پرندوں کا شکار ملتا ہے۔ بت پرست اور عیسائی تو بندر اور چیتے تک کا گوشت کھا لیتے ہیں۔ ایک قسم کا سانپ بھی جو زہریلا نہیں ہوتا۔ بطور خوراک استعمال کیا جاتا ہے۔ مجھے یاد آیا۔ کہ ایک زیر تبلیغ ملاں جس کے ہاں میں مہمان تھا۔ کے ہاتھ میں میں نے ایک دفعہ ایک سانپ دیکھا۔ جو تین فٹ کے قریب لمبا تھا۔ میں نے چونک کر کہا۔ یہ کیا؟ کہنے لگا۔ "ھٰذا لحمٌ اشتریتُہٗ بِستِ بنایت نا کلہٗ اذا کبُرَ۔ یعنی یہ گوشت ہے۔ جسے میں نے چھ پنس میں خریدا ہے۔ جب یہ بڑا ہو جائیگا۔ تو ہم اسے کھائینگے۔" گویا کہ جس طرح ہم یہاں کھانے کے لئے مرغیاں وغیرہ پالتے ہیں۔ وہاں اس قسم کے سانپ بھی پالے جاتے ہیں۔ تاکہ انہیں بطور گوشت استعمال کریں۔ ان علاقوں کے مسلمان صدیوں سے اس قسم کی چیزیں بطور غذا استعمال کر رہے ہیں۔ اور مالکیہ مذہب کے فقہاء نے اس قسم کی متعدد اشیاء کو (جن سے ہم پنجابی یا ہندوستانی مسلمانوں کو طبعاً نفرت ہے) جائز قرار دے رکھا ہے۔ دریاؤں میں علاوہ مچھلی کے دریائی گھوڑے اور مگرمچھ کا شکار پایا جاتا ہے۔ پھلوں میں سے کیلا۔ سنگترہ آم۔ انناس اور پپیتا (Pawpaw) کثرت سے اور نہایت ارزان ملتے ہیں مثلاً کیلا ایک آنہ کے دس سے پندرہ تک۔

علاوہ ازیں بعض دوسرے ایسے پھل بھی وہاں پائے جاتے ہیں۔ جو میں نے ہندوستان میں نہیں دیکھے۔

خاص بیماریاں

سیرالیون کو کسی زمانہ میں مچھروں کی کثرت کی وجہ سے گور فرنگ کہا جاتا تھا۔ اگرچہ آج کل محکمہ حفظان صحت کی کوششوں کے نتیجہ میں بہت کچھ اصلاح ہو چکی ہے۔ اور حکومت سرالیون کا دعویٰ ہے۔ کہ موجودہ حالات میں سرالیون کو اس نام سے پکارنا اپنی جہالت کا ثبوت دینا ہے۔ لیکن پھر بھی سرالیون کی آب وہوا بدستور یورپین لوگوں کے لئے مضر ہے۔ اور یہ لوگ ہر ۱۸ ماہ کے بعد ۶ ماہ کے لئے یورپ چلے جاتے ہیں۔ لیکن ہم ایشیائیوں کے لئے اس میں کوئی خاص مضرت نہیں۔ کیونکہ مچھر ہندوستان میں افریقہ سے کم نہیں ہے۔ لیکن جیسی شدید گرمی اور سردی پنجاب میں ہوتی ہے۔ مغربی افریقہ میں ہرگز نہیں ہے۔ اگر انسان خواہ مخواہ اپنے آپ کو انگریز نہ سمجھے اور چند طبی ہدایات پر عمل کرے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ آٹھ دس سال تک متواتر وہاں نہ رہ سکے۔ میں نے سرالیون میں (جس کی آب و ہوا سارے مغربی افریقہ میں بدترین سمجھی جاتی ہے) ہزاروں شامی اور لبنانی عرب تاجر دیکھے ہیں۔ جن میں سے بعض تیس تیس سال سے وہاں بیٹھے ہیں۔ اور باوجود مقدرت کے وطن کا نام نہیں لیتے۔ جنگلات کی کثرت اور بارشوں کی زیادتی کی وجہ سے ہی مغربی افریقہ کی مخصوص بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ مچھروں کے باعث ملیریا عام ہے۔ ملیریا کی دو اقسام ہے جنہیں زرد بخار (Yellow fever) اور Black water fever) کہتے ہیں۔ یورپین لوگ بہت ڈرتے ہیں۔ گھنے جنگلات میں دریاؤں اور ندیوں کے کناروں پر بعض مکھیاں اور مچھر اس قسم کے ہیں۔ کہ ان کے کاٹنے سے دیوانگی۔ اندھاپن اور جذام ہو جاتا ہے۔ بعض پانیوں میں سے گذرنے کے نتیجہ میں کئی قسم کی خطرناک جلدی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ مثلاً فیل پا اس بیماری میں پاؤں اور ٹانگیں ہاتھی کے پاؤں اور ٹانگوں کی طرح موٹی ہو جاتی ہیں۔ اور ہاتھی کے جسم کا رنگ اختیار کر لیتی ہیں۔ سرالیون بلکہ سارے مغربی افریقہ کی اکثر بیماریاں پانی کی خرابی سے پیدا ہوتی ہیں۔ کیونکہ عموماً چھوٹی چھوٹی ندیوں اور چشموں کا پانی استعمال ہوتا ہے۔ اور گھاس اور دوسری نباتات کی کثرت کی وجہ سے نیز اس وجہ سے کہ لوگ اسی پانی میں نہاتے اور کپڑے دھوتے ہیں۔ یہ پانی صاف نہیں ہوتا۔ ملک کے ایک بڑے حصہ میں تو عادتاً لوگ پانی میں ہی رفع حاجت کرتے ہیں۔ ان حالات میں ہمیں بہت دور سے صاف پانی حاصل کرنا پڑتا تھا۔ عموماً ہم لوگ پانی کو ۱۵ منٹ تک ابال کر فلٹر کر لیتے تھے۔ اور اگر یہ نہ ہو سکے۔ تو جو پانی بھی ملتا ہے۔ اس میں تھوڑی سی پوٹاشیم پرمنگانیٹ ڈال کر اور گلاس پر صاف رومال رکھ کر پی لیتے۔ میرا تیرہ سالہ تجربہ ہے۔ کہ اگر انسان پینے کے پانی کے متعلق ضروری احتیاط کرے۔ تو بہت سی بیماریوں سے بچ سکتا ہے۔ اس کے علاوہ پسماندہ طبقہ کی چارپائیاں اور کپڑے استعمال نہ کرنے چاہئیں۔ اور سفر میں فولڈنگ بیڈ (سفری چارپائی) اور مختصر بستره مع مچھردانی ہمیشہ ساتھ ہونا چاہیئے۔

لباس

لباس کے متعلق یہ جو مشہور ہے۔ کہ افریقن لوگ ننگے پھرتے ہیں۔ درست نہیں۔ شاید دس ہزار میں سے ایک حبشی عادتاً ننگا رہتا ہو۔ ہاں یہ صحیح ہے۔ کہ بوجہ غربت ان ملکوں میں ہزارہا لوگ اپنے جسم کو پورے طور پر ڈھانک نہیں سکتے۔ دن میں صرف ایک بار انہیں کھانا ملتا ہے۔ لیکن ہندوستان میں بھی ایسے لوگوں کی کمی نہیں۔ انگریزی تعلیم یافتہ لوگ عموماً یورپین لباس پہنتے ہیں۔ لیکن غیر تعلیم یافتہ طبقہ ایک بڑی چادر یا لمبی قمیص (جس کے بازو نہیں ہوتے) سے ہی جسم ڈھانک لیتا ہے۔ مسلمان عموماً رومی ٹوپی پہنتے ہیں۔ یا سفید کپڑا سر پر باندھ لیتے ہیں۔ علماء ایک قسم کا چوغہ پہنتے ہیں۔ سرالیون اور نائیجیریا میں حکومت کی طرف سے مسلمان عہدہ داروں کو اجازت ہے۔ کہ اسلامی لباس میں کام پر حاضر ہوں اور عیسائیوں کی طرح ہیٹ اتار کر سلام کرنے یا کمرہ عدالت میں ننگے سر بیٹھنے پر انہیں مجبور نہیں کیا جاتا۔ عموماً لباس سے کسی شخص کا مسلمان یا عیسائی ہونا معلوم ہو جاتا ہے۔ نائیجیریا اور سیرالیون میں غیر عیسائیوں کا لباس مسلمانوں سے ملتا جلتا ہے۔

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا ماہانہ جلسہ

نصرت گرلز سکول میں ۲۴ر فروری بروز ہفتہ تین بجے جلسہ زیر صدارت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ شروع ہؤا۔ تلاوت اور نظم کے بعد امۃ الحفیظ صاحبہ آف جھنگ نے دیانت و صداقت پر اور جمیلہ عرفانی صاحبہ نے بعنوان "احمدیت ہم سے کیا چاہتی ہے" مضمون پڑھا۔ امۃ الہادی صاحبہ نے اسلام کی ترقی کا مدار عورتوں کی جدو جہد پر ہے۔ اور عابدہ خاتون نے تعلیم قرآن پر مضمون پڑھا۔ امۃ العزیز صاحبہ نے پنجابی میں مستورات کو نصائح کیں۔ اہلیہ عبداللہ صاحب نے فارسی کی نظم پڑھی۔ ہر مضمون کے بعد چھوٹی چھوٹی بچیاں قرآن کریم کی تلاوت اور نظمیں پڑھتی تھیں۔ امۃ اللطیف صاحبہ نے ملفوظات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ عورتوں کی تربیت کے طریق پڑھ کر سنائے۔

جلسہ بفضلہ تعالیٰ نہایت کامیاب ہؤا۔ وقت کی پابندی کا پورا پورا خیال رکھا گیا۔ افسوس ہے۔ کہ اس دفعہ لاؤڈ سپیکر کا انتظام نہ ہو سکا۔ جس کی وجہ سے حاضرات کو آواز نہ پہنچنے کی شکایت رہی۔ آئندہ انشاء اللہ اس کا انتظام کیا جائیگا۔

دیہاتی مبلغین نوٹ فرمائیں

جملہ دیہاتی مبلغین نوٹ فرمائیں۔ کہ انہیں اپنی پندرہ روزہ تبلیغی رپورٹیں ہر مہینہ کی یکم اور ۱۶ر تاریخ کو ضرور روانہ کر دینی چاہئیں۔ نیز فارم بیعت براہِ راست حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ارسال کرنے چاہئیں۔ اور ان کی ترسیل کے بارہ میں پندرہ روزہ رپورٹ میں ذکر کر دیا جائے۔ (نورالدین منیر انچارج بیعت دفتر پرائیویٹ سکرٹری)

آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کی شاندار ملکی خدمات

ہندوستان کے تمام سیاسی حلقوں میں تعریف و توصیف کا غلغلہ

حال ہی میں آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب ملکی خدمات کے سلسلہ میں ایک سرکاری وفد کے صدر کی حیثیت سے جو لندن تشریف لے گئے تو اہل ہند کے حقیقی جذبات کی ترجمانی انہوں نے جس قابلیت سے کی۔ اس کی تعریف تمام ہندوستان میں کی جارہی ہے۔ اس بارے میں چند اخبارات کے اقتباسات پہلے درج کئے جاچکے ہیں۔ اب اخبار "ریاست" دہلی اور "پیام" حیدرآباد دکن کے مضامین درج کئے جاتے ہیں

حیدرآبادی روزنامہ "پیام" (۸ ربیع المنور) نے "ایک اجنبی کی آواز" کے عنوان سے لکھا ہے:۔

"بہت عرصہ ہوا کہ سر ظفر اللہ خاں قومی زندگی سے بیگانہ ہو چکے ہیں۔ ان کی دنیا لال وردیوں والے چوبداروں اور سُرخ قالینوں والے حکومت کے ایوانوں کی دنیا ہے۔ اس لئے حیرت ہوتی ——— ایک خوشگوار حیرت ——— کہ تعلقات دولت مشترکہ کی کانفرنس میں ہندوستانی وفد کے لیڈر سے انہوں نے اپنی تقریر میں یہ کیسی عجیب عجیب باتیں فرمادیں ——— کیا وہ کوئی عصبی ہیجان کا لمحہ تھا جب وہ یہ کہہ بیٹھے کہ

"دولت مشترکہ کے مدبرو! کیا تم اس عجیب طنز کو محسوس نہیں کرتے کہ ہندوستان کے ۳۰ لاکھ سپاہی میدان جنگ میں دولت مشترکہ کی اقوام کی آزادیوں کو محفوظ کرنے کی جدوجہد کر رہے ہوں۔ اور پھر خود اپنی آزادی کی بھیک مانگتے رہیں؟" اور پھر یہ کہ:۔

"کب تک تمہارے خیال میں ہندوستان انتظار کرتا رہے گا؟ ہندوستان کا قافلہ اب جائے بیچارہے، خواہ تم اس کی مدد کرو یا اس کا راستہ روکو، اُس کو اب کوئی بھی روک نہیں سکتا۔ ہندوستان آزاد ہو کر رہے گا مگر وہ دولت مشترکہ کے اندر رہے گا۔ اگر تم اسکو اندر رہنے دوگے۔ اور اس کو وہ مرتبہ دوگے جو اس کا حق ہے۔ مگر وہ اس حلقہ سے باہر بھی چلا جائے گا۔ اگر تم اس کے لئے کوئی دوسرا چارہ کار باقی نہ رکھوگے" اور پھر "اپنی سیاسی آزادی کے لئے برطانیہ کی دست نگری کرنے سے اب ہندوستان اکتا گیا ہے۔ سیاسی میدان میں اپنی مایوسی اور ناکامی کا احساس اب اس اندیشہ سے بڑھتا جاتا ہے۔ کہ کہیں ان مابعد جنگ انتظامات میں ——— جن میں سے بعض پر اس کانفرنس میں بحث ہوگی ——— وہ کسی ذلیل بیچارگی کی حالت میں نہ دھکیل دیا جائے۔"

سر ظفر اللہ خان کی شخصیت ہمارے ملک کی ایک بہت شاندار شخصیت رہی ہے ——— جب تک وہ دہلی اور شملہ کے سرکاری خلوت خانوں کی آسائشوں سے مانوس نہ ہوئی تھی۔ موصوف کی ذہنی اور دماغی قابلیت کا لوہا سب مانتے ہیں۔ اس قابلیت کے نقوش آج بھی ہماری قومی زندگی میں موجود ہیں۔ مگر یہ آواز جو ہم نے آج لندن کے ایک ایوان میں سُنی۔ اب تو ایک اجنبی کی آواز معلوم ہوتی ہے ——— تاہم حقائق کی قوت اس سے ظاہر ہے۔ یعنی یہ حقیقت ظاہر ہے کہ وطن کی اولاد اگر اُس سے جدا، کسی دوسرے دنیا میں بھی آباد ہو۔ تب بھی اُس کی زندگی میں ایسے لمحے آتے ہیں کہ وہ اسی ایوان کے فرش پر جس کے اندر اس کی قدرتی صلاحتیں محفوظ کرلی گئی ہیں۔ ایک کلمہ حق کہہ سکتی ہے۔ سر ظفر اللہ کی اس آواز میں ایک گرج ایک دھماکا ہے جس کو ہم نظر انداز نہیں کرسکتے ——— لیکن کیا وہ بھی نظر انداز نہ کرسکیں گے ——— دولت مشترکہ کے مدبرین۔ جن کو سر ظفر اللہ نے مخاطب کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ کیا ہندوستان کی حالت چین سے بھی بدتر ہے۔ کیا ہندوستان کے اندرونی اختلافات چینی کومنتانگ اور چینی اشتراکیوں کے اختلافات سے بھی زیادہ ہیں؟ پھر یہ کیا بات ہے کہ آج چین کو چار بڑے اکابر میں شمار کیا جاتا ہے۔ مگر ہندوستان کا مقام کہیں بھی نہیں!

بہت مشکل ہے اس بات کا سمجھنا۔ اور بتانا کہ سر ظفر اللہ کی زبان سے یہ سب کچھ کن حالات میں کہا گیا۔ اور آیا یہ کہ اُن کا کہا ہوا ٹڈاوننگ اسٹریٹ تک بھی پہنچ سکے گا۔ یا نہیں۔ لیکن یہ تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ انہوں نے ہندوستان کے اس نام نہاد وفد کی قیادت کا فرض انجام دیا ——— اس سے آگے ہم نہیں کہہ سکتے کہ پھر بھی وہ کچھ کہیں گے یا نہیں۔ اور ان کے شرکار کار بھی کچھ کہیں گے یا نہیں ——— یا یہ ایک آواز یورپ کی بین الاقوامی سیاست کے صحرائے لق و دق میں صرف ایک ہی دفعہ بلند ہوکر گم ہو جائے گی"۔!

اخبار "ریاست" ۲۶ر فروری۔ "برطانیہ کے مخلص دوستوں کی آواز" کے عنوان سے رقمطراز ہے:۔

"چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں جج فیڈرل کورٹ ایک بلند کیرکٹر شخصیت ہیں۔ اور آپ کے لئے یہ ممکن نہیں کہ آپ کے دل اور زبان میں فرق ہو۔ چنانچہ چوہدری صاحب چونکہ برطانیہ کے مخلص دوست ہیں آپ نے اپنے ان اصلی جذبات کو کبھی چھپانے کی کوشش نہ کی۔ اور جب کبھی آپکو برطانوی پالیسی اور برطانوی مدبروں سے اختلاف ہوا۔ تو آپ نے اس اختلاف کو بھی کھلے طور پر بیان کردیا۔

چوہدری سر ظفر اللہ نے برطانیہ کے مخلص دوست ہوتے ہوئے حال ہی جو بیان دیا ہے وہ برطانوی مدبروں کی آنکھیں کھولنے کا باعث ہونا چاہیئے۔ آپ نے برطانیہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:۔

"ہندوستان کی آزادی کی خواہش کو اب نہیں دبایا جاسکتا۔ کاروان آزادی اب تیزی سے منزل کی طرف رواں ہے۔ تم اس کی مدد کرو یا نہ کرو۔ آزادی کی منزل میں اس کے قدم اب متزلزل نہیں ہوسکتے۔ ۲۵ لاکھ ہندوستانی میدان جنگ میں اقوام دولت مشترکہ کی آزادی قائم رکھنے کے لئے جنگ کر رہے ہیں۔ لیکن وہ خود اپنی آزادی سے محروم ہیں"۔

گاندھی اور کانگرسی لیڈروں کو تو خیر برطانیہ اپنا دشمن سمجھتا ہے۔ اور ان کی تحریکوں اور مطالبات کو دبانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مگر سر ظفر اللہ تو برطانیہ کے دشمن نہیں۔ اور برطانیہ کے نامزد ہو کر کامن ویلتھ ریلیشنز کانفرنس میں شامل ہوئے۔ برطانوی قوم اگر اپنے ان مخلص دوستوں کی رائے پر بھی توجہ نہ کرے۔ تو اس قوم کی بدنصیبی پر کیا شک ہے۔

اے کاش! برطانیہ کے مدبر سر ظفر اللہ کے اس بیان کو آنکھیں کھول کر پڑھیں۔ اور ہندوستان کو آزادی دی جائے

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

۸۰۳۶ منکہ دولت خان ولد چوہدری غلام جیلانی خان صاحب قوم احمدی راجپوت بھٹی عمر ۵۰ سال۔ تاریخ بیعت جولائی ۱۹۰۷ء ساکن بیری ڈاکخانہ اوکھو ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ دس گھماؤں زمین زرعی از قسم بارانی اول قیمتی اوسط ایک ہزار روپیہ۔ ایک مکان خام سکونتی قیمتی -/۱۰۰ کل -/۱۱۰۰ میں اس مذکورہ بالا گیارہ صد روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میں نے کچھ اور جائیداد پیدا کی تو اس پر بھی میری مندرجہ بالا وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔" العبد۔ دولت خان موصی بیری۔ گواہ شد چوہدری الٰہی بخش نمبردار برادر حقیقی۔ گواہ شد:۔ علی محمد موصی و صحابی انسپکٹر وصایا۔

۸۰۲۳ منکہ امۃ اللہ بیگم زوجہ شیخ عبد المجید صاحب عزیز قوم شیخ عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن فیروز پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے میرا مہر -/۵۰۰ ہے۔ جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ طلائی زیورات پونے بارہ تولہ زیور نقرئی پٹڑیاں پچیس تولے کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس کے علاوہ مجھے مبلغ -/۵ روپے بطور جیب خرچ میرے خاوند کی طرف سے ملتے ہیں۔ اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور تازیست اپنے جیب خرچ کا ۱/۸ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں کہ میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ: امۃ اللہ بیگم موصیہ گواہ شد عبد المجید

۸۰۳۲ع ۔ منکہ بی بی جوہرہ زوجہ سید محمدؐ ہاشم صاحب آئی۔ ایم۔ انیس قوم سید عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت ۱۴ ستمبر ۱۹۴۵ء ساکن نہر صاحبزادہ نو ڈاکخانہ سرائے نورنگ ضلع بنوں صوبہ سرحد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ بالیاں آٹھ عدد طلائی وزنی ۲ تولہ کانٹے طلائی قیمتی ۱۴/- ۔ ناک کے زیور طلائی دو عدد قیمتی ۴۰/- ۔ انگشتری قیمتی ۲۰/- ۔ پازیب نقرئی قیمتی ۳۰/- ۔ پارچات قیمتی ۳۰۰/- ۔ مہر بذمہ خاوند ۵۰۰/- روپیہ ہیں اس جائیداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ سیدہ بی بی جوہرہ احمدی بقلم خود۔ گواہ شد صاحبزادہ ابوالحسن قدسی پروفیسر جامعہ احمدیہ۔ گواہ شد صاحبزادہ محمدؐ طیب احمدی امیر جماعت احمدیہ سرائے نورنگ۔

ست سلاجیت آفتابی

فوائد:۔ مخرج سنگ مثانہ۔ مقوی گردہ دافع ورم و چوٹ مقوی اعضائے رئیسہ۔ مزید حرارت غریزی۔ سوزاک جریان بواسیر خونی اور خشک۔ ضعف باہ کو مفید ہے۔ معدہ کو طاقت دیتی۔ جگر اور مثانہ کو صاف کرتی اور پیشاب آور ہے۔ پٹھوں کو قوت دیتی۔ سردیوں میں بدن کو گرم رکھتی اور پرانے دردوں کو دور کرتی ہے۔ اسکی تعریف یہ جگہ متحمل نہیں ہو سکتی۔ آپ یقین رکھیں کہ بہترین سلاجیت آفتابی اور کہیں سے نہیں مل سکتی قیمت ست سلاجیت آفتابی درجہ اول ۱۲ تولہ۔ آتشی ایک روپیہ تولہ
حکیم عبدالعزیز خاں حکیم حاذق مالک طبیہ عجائب گھر قادیان

معجون عنبری

دماغی کمزوری کیلئے اکسیر صفت ہے اس کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اسقدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ بھر گھی ہضم کرسکتے ہیں۔ اسقدر مقوی دماغ ہے کہ بچپن کی باتیں بھی خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اسکو مثل آبحیات کے تصور فرمائیے اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کر لیجئے۔ ایک شیشی سیروں خون آپکے جسم میں اضافہ کردیگی۔ اسے ۱۸ گھنٹہ روزانہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ رخساروں کو مثل گلاب کے پھول کے سرخ اور کندن بنا دیگی نہایت درجہ مقوی ہے قیمت فی شیشی ۔۔
پتہ:۔ مولوی حکیم نادت گلی (دیسی مرزبان) محمود نگر نمبر ۵ لکھنؤ

نہایت باموقعہ اراضیات برائے فروخت

قادیان کے مختلف محلوں میں اراضیات برائے فروخت ہیں۔ اس وقت قادیان میں ساٹھ سے ایک صد روپیہ فی مرلہ سے اوپر قیمت محلوں میں ہو رہی ہے۔ لیکن ہم قادیان کی آبادی میں ۴۰-۴۵-۵۰ روپے فی مرلہ کے حساب اراضی دے سکیں گے۔ بیس اور تیس فٹ کی سڑکوں پر ارزاں اور گراں دونوں قسم کی اراضیات موجود ہیں۔ اکٹھا رقبہ ۸ گھماؤں سے ۱۶ گھماؤں تک یکجائی جس میں کنواں لگا ہوا ہے۔ قابل فروخت ہے۔ قادیان میں اراضیات پر روپیہ لگانا بہترین انوسٹمنٹ ہے۔ پس دوست اس نادر موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

جو دوست اپنا رقبہ فروخت کرنا چاہیں وہ ہمارے ساتھ خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ پہلے درخواست دینے والوں کو ترجیح دی جائیگی۔

خاکسار خان محمدؐ عبداللہ خاں دارالسلام قادیان

مولوی محمدؐ علی صاحب کے لئے بائیس ہزار روپیہ انعام

مولوی محمدؐ علی صاحب کی گذشتہ سالہا سال کی تحریروں سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ حضرت مرزا صاحب کو ربانی مجدد کے علاوہ مسیح موعود اور مہدیٔ آخرالزمان اور نبی و رسول مانتے رہے ہیں اور آپ کے منکروں کو کافر اور اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ مگر جب سے وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے کٹ کر غیر احمدیوں سے جا ملے ہیں۔ اس وقت سے ان کی خوشنودی اور مالی امداد حاصل کرنے کے لئے جان بوجھکر ان کو دھوکہ دیتے ہیں۔ کہ "حضرت مرزا صاحب صرف مجدد تھے۔ اور ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں ہوتا۔ وہ ہرگز نبی نہ تھے۔ نہ انہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ یہ صرف قادیانی فریق کا افترا ہے۔" تو ہم کہتے ہیں۔ اگر آپ کے یہی عقائد ابتدا میں تھے۔ اور اب بھی یہی ہیں۔ اور انہی کو آپ صحیح سمجھتے ہو۔ تو کیوں آپ ایک پبلک جلسہ میں اس کا حلفاً اظہار نہیں کرتے جس کے لئے ہم آپ کو دو سال سے **بائیس ہزار روپیہ انعام** کے ساتھ چیلنج دے رہے ہیں۔ اور پھر بار بار یاد دلاتے رہتے ہیں۔ حق کیا ہے؟ وہ آپ اپنے دل میں خوب سمجھتے ہو۔ اسی لئے تو حلف اٹھانے کی جرأت نہیں کرتے۔ مگر یہ دورنگی کے کھیل کب تک کھیلتے رہوگے۔ دیکھو خدا کے پاس جانے کے دن قریب آرہے ہیں۔ کچھ تو اس کا خوف کرو۔

مولوی محمدؐ علی صاحب کے ہمخیالوں کے لئے دو ہزار روپیہ انعام

جو اصحاب مولوی محمدؐ علی صاحب کے ہمخیال ہیں۔ ان کو بھی دو ہزار روپیہ کے انعام کے ساتھ چیلنج دیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے مولوی صاحب کو حلف کے لئے تیار کریں۔ اور ہم سے دو ہزار روپیہ انعام لیں۔ ہماری طرف سے جملہ ایک لاکھ روپے کے مختلف انعامات کا ایک رسالہ معہ شرائط حلف اردو انگریزی زبان میں شائع کیا گیا ہے۔ جو دو آنے کے ٹکٹ آنے پر فوراً روانہ کر دیا جاتا ہے۔

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

درخواست دعا

میرا عزیز بھائی حمید اللہ خاں مدت سے بیمار ہے۔ اور دہلی میں ڈاکٹر عبداللطیف صاحب کے زیر علاج ہے۔ پنی سیلین کے ٹیکے کے علاج کو فی الحال ۲۴ گھنٹے کے بعد بند کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ عزیز کو ۱۰۴ تک بخار ہو گیا تھا۔ بےچینی بے حد رہتی ہے۔ لہٰذا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام صحابہ اور صحابیات نیز تمام احمدی احباب سے عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ میرے عزیز بھائی حمید اللہ خاں کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ لمبی عمر عطا فرمائے
خاکسار بیگم سر محمدؐ ظفر اللہ خاں صاحب ۸ پارک روڈ دہلی

درآمدی مال کی کل لاگت کے اجزاء

قانون انسداد ذخیرہ اندوزی و نفع خوری کے مطابق مال کے بندرگاہ پر اترنے تک کی کل لاگت کا تعین کرنے میں جن اخراجات کو شمار میں لایا جائیگا اس قانون کی ایک ترمیم کے ذریعے ان کی صراحت کرائی گئی ہے۔ تسلیم شدہ مدیں یہ ہیں:۔ (ا) خریداری کی کمیشن
(ب) انشورنس یا بیمے کا خرچ پریمیم
(ج) جہاز کا محصول۔
(د) ادا شدہ محصول درآمد
(ہ) جہاز سے مال اتروانے اور درآمد کرنے والے کے گودام وغیرہ تک اٹھا کر لے جانے کا خرچ۔
(و) جہاز کے کاغذات بھیجنے کا معاوضہ جو بنک کو ادا کیا جائے۔ ان میں سے صرف وہ اخراجات شامل کئے جائینگے۔ جو واقعی عائد ہوئے ہوں۔

HOARDING PROFITEERING

HPPO

PREVENTION ORDINANCE

CONTROL

محکمہ انڈسٹریز اینڈ سول سپلائیز نئی دہلی نے شائع کیا۔
AAA 1582

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۸ مارچ۔ فان ربن ٹراپ نے جرنلسٹوں کے ساتھ بات چیت کے دوران میں کہا کہ نازی فوج رائن کے محاذ پر ہر قیمت پر قبضہ رکھے گی۔ اگر ہم نے علاقہ چھوڑنا ہوا تو مشرق کی طرف چھوڑیں گے۔ اور برطانیہ کی امپیریلیسٹ پالیسی کو ناکام بنانے کے لئے سٹالن کو ساری جرمنی پر قبضہ کی اجازت دے دینگے۔ اگر ہم نے شکست کھانی ہے تو ہم یہ فیصلہ تو کر سکتے ہیں کہ ہم کس سے شکست کھائیں اور کس کو اپنے ملک میں آنے دیں۔

نئی دہلی ۷ مارچ۔ انڈین کمانڈ نے اعلان جاری کیا ہے کہ ۴ مارچ کی صبح کو دشمن کے ایک ہوائی جہاز نے مشرقی بنگال کے دو مقامات پر کئی بم گرائے۔ چند اشخاص ہلاک اور زخمی ہوئے اور کچھ نقصان بھی ہوا۔

لنڈن ۷ مارچ۔ کیپٹن فرنز خان رینٹیلین نے جو قیصر کے زمانہ میں جرمن بحری بیڑے کا افسر تھا۔ ایک انٹرویو میں کہا کہ نازیوں کی شکست تو یقینی ہے۔ لیکن کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ختم ہونے سے پہلے وہ کیا کر گزریں گے۔ ہٹلر کو جلدی شکست نہیں دی جا سکے گی۔ ہٹلر چند انتہائی خرارت آمیز ہتھیار استعمال کرنے کی سوچ رہا ہے۔

دہلی ۷ مارچ۔ سنٹرل اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ہوم ممبر نے اعلان کیا کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کو ان کے صوبوں کی جیلوں میں منتقل کیا جا رہا ہے۔ مگر ابھی تک کوئی احمد نگر سے نکالا گیا ہے کہ نہیں یہ اطلاع میرے پاس نہیں۔

دہلی ۷ مارچ۔ سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے تمام ماتحت سبھاؤں کو یہ سرکلر بھیجا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے علاقوں سے ستیارتھ پرکاش کی حفاظت کے لئے ستیاگرہیوں کی فہرستیں بھیجیں۔

قاہرہ ۶ مارچ۔ مصر کی وزارت نے جس کا ایک محکمہ سوشل ریفارمر بھی ہے اعلان کیا ہے کہ عنقریب پارلیمنٹ میں ایک نیا قانون پیش ہو رہا ہے۔ جس کے رو سے موجودہ طریقہ طلاق کو ممنوع قرار دے دیا جائے گا۔ یا اس پر پابندی لگ جائے گی۔ گورنمنٹ کے اعلان میں لکھا ہے کہ ایک سال میں ایک لاکھ عورتوں کو طلاق دی گئی ہے۔ اس قانون کے پاس ہو جانے پر کوئی مسلمان اپنی بیوی کو طلاق نہیں دے سکے گا۔ جب تک قاضی سے اجازت حاصل نہ کرلے۔

لنڈن ۷ مارچ۔ جرمنوں کی نئی آبدوز جس کے متعلق نازیوں کا یہ دعویٰ تھا کہ وہ اس سے نیویارک پر حملہ کرنے کے قابل ہو سکیں گے۔ برص کی بندرگاہ میں سمندر کی تہ میں پہنچ چکی ہے۔

راولپنڈی ۷ مارچ۔ بیسیوں سال بعد مارچ کے پہلے ہفتے میں مری کے گردونواح میں سخت برف باری ہوئی ایک دو فٹ برف پڑی

لکھنؤ ۷ مارچ۔ ایک ملاح کے گھر ایک عجیب الخلقت لڑکا بندر نما پیدا ہوا۔ اس کے جسم کا بالائی حصہ بندر سے ملتا جلتا ہے۔ اور زیریں حصہ انسانوں سے۔ زچہ اور بچہ دونوں ٹھیک ہیں۔

کلکتہ ۷ مارچ۔ کمیٹیا لا جو کہ برما میں سب سے بڑی بندرگاہ ہے۔ اس وقت مکمل طور پر اتحادیوں کا قبضہ ہے۔ ہوائی اڈہ مانڈلے کے جنوب میں ۷۵ میل کے فاصلے پر ہے۔ جاپانیوں کو اس قدر تیزی سے پسپا ہونا پڑا کہ وہ ایک ڈویژن کا دس دن کا راشن چھوڑ گئے

لاہور ۷ مارچ۔ سونا حاضر ۷۵/-/- پونڈ ۵۰/-/- چاندی ۱۳۱/-/-

امرتسر ۷ مارچ۔ سونا حاضر ۷۵/۸/- پونڈ ۵۰/-/- چاندی ۱۳۱/-/-

قاہرہ ۷ مارچ۔ اگرچہ بالائی مصر کے دو صوبوں قینا اور اسوان میں جنوری ۱۹۴۲ء سے جون ۱۹۴۴ء تک ملیریا سے دو لاکھ سے زائد اموات ہوئی ہیں۔ لیکن سرکاری طور پر تین ہزار سے زیادہ کی اطلاع درج ہوئی ہے۔ اس علاقہ میں ڈاکٹر بہت تھوڑے تھے

لنڈن ۷ مارچ۔ امریکی فوجیں پیشقدمی کرتی ہوئی بون سے صرف ۱½ میل دور رہ گئی ہیں۔ ان فوجوں نے محاذ الفیل کے لئے جرمنوں کے رسد اور کمک کی بڑی سڑک کو کاٹ دیا ہے

لنڈن ۷ مارچ۔ مزدور وزارت کا گزٹ مظہر ہے کہ برطانیہ کے اندر ماہ جنوری کے دوران میں مزدوروں کے تنازعہ کے باعث ایک لاکھ چار ہزار ایام کار ضائع ہوئے۔ جن میں سے ۳۵ ہزار سے اوپر دن کوئلہ کی صنعت کے سلسلہ میں ہڑتالوں کی وجہ سے تلف ہوئے۔

سرہند ۷ مارچ۔ ہز ہائنس مہاراجہ پٹیالہ نے ریاست میں "زیادہ غلہ پیدا کرو" کی تحریک کے لئے ۱۵ لاکھ روپے کی منظوری دی ہے۔ جس میں ریاست بھر میں آبپاشی کے لئے کنوئیں تعمیر کئے جائیں گے مزید ایک لاکھ روپیہ اعلیٰ بیجوں خصوصاً ۵۹۱ C گندم کے بیجوں کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔

ٹریونڈرم ۷ مارچ۔ ایک سو چالیس سال کے بعد پھر ایک مرتبہ ایک ہندوستانی جرنیل ٹراونکور کی فوجوں کا کمانڈر انچیف مقرر کیا گیا ہے۔ نئے کمانڈر انچیف کا نام میجر جنرل وی۔ این پرلیلتورن پلائی ہے

کلکتہ ۷ مارچ۔ خان بہادر مولوی عبدالکریم سابق وزیر بنگال چل بسے۔

کانڈی ۷ مارچ۔ آبو جیا کے مورچے پر اس وقت تک ۱۴۰۰۰ جاپانی مارے جا چکے ہیں۔

لنڈن ۷ مارچ۔ مغربی مورچہ پر اتحادی فوجوں نے کولون پر مکمل قبضہ کر لیا ہے۔ اب دوسرا دستہ آگے بڑھ کر دریائے رائن سے چار میل دور ایک اور شہر پر قبضہ کرنے پر کامیاب ہو گیا ہے اس کے شمال میں نویں فوج نے ایک شہر دشمن سے چھین لیا ہے۔ یہاں جرمن فوجیں ایک تنگ علاقہ میں گھیری جا رہی ہیں۔

لنڈن ۷ مارچ۔ مغربی مورچہ پر مسٹر چرچل اتحادی فوجوں کو دیکھنے کے لئے گئے۔ آپ نے جنرل منٹگمری سے گفتگو کی بہت سے فیصلے کئے گئے۔ مسٹر چرچل نے جرمنی کی سرزمین میں کھڑے ہو کر تقریر کی۔ جس میں کہا۔ ہم بہت جلد سارے جرمنی کو فتح کر لیں گے۔

کانڈی ۷ مارچ۔ پرانے لاشیو اور اس کے بڑے ہوائی میدان پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔ نیا لاشیو پرانے لاشیو سے دو میل جنوب کی طرف ہے۔ پرانے لاشیو پر قبضہ کرنے سے اس علاقہ کی سب سے بڑی لڑائی میں اتحادیوں کو فتح حاصل ہوئی منگیانگ کے مورچہ پر کئی جاپانی چوکیوں کو فتح کر لیا گیا۔ بکوکوس میں دشمن کا زور بڑھتا جا رہا ہے۔

کانڈی ۷ مارچ۔ مانڈلے سے ۱۲ میل شمال کو ایک ایسے علاقے پر قبضہ کر لیا گیا ہے جہاں سے سنگ مرمر نکالا جاتا ہے۔

دہلی ۷ مارچ۔ آج سنٹرل اسمبلی اور کونسل آف سٹیٹ میں بجٹ پر بحث ہوتی رہی

لنڈن ۷ مارچ۔ اتحادی فوجیں بون سے تین میل دور رہ گئی ہیں۔ یہ جرمنی کا بہت اہم شہر ہے۔ جہاں یونیورسٹی بھی ہے

کراچی ۷ مارچ۔ حاجی مولا بخش نے جنہیں سندھ کا ریونیو منسٹر بنایا گیا ہے اعلان کیا ہے۔ کہ میں کسی صورت میں مسلم لیگ کے عہد نامہ پر دستخط نہیں کرونگا۔

کلکتہ ۷ مارچ۔ آج بنگال اسمبلی سے اپوزیشن پارٹی ۴۵-۱۹۴۴ء میں اخراجات کے تخمینہ کے وقت ہاؤس سے واک آؤٹ کر گئی۔

دہلی ۷ مارچ۔ سنٹرل اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں گورنمنٹ کی طرف سے کہا گیا۔ کہ گورنمنٹ اس سوال پر غور کر رہی ہے کہ چند سرکردہ ہندوستانی انڈسٹریلسٹوں کو روس جانے دیا جائے۔ وہاں کے صنعتی حالات کا مطالعہ کر کے وہ اپنے ملک کی صنعتوں کو ترقی دیں۔ ان میں مسٹر لال چند نول رائے اور بمبئی کے دیگر سرمایہ دار شامل ہیں

لنڈن ۷ مارچ۔ اُدھار پٹہ کے سلسلہ میں انگلستان نے امریکہ کو ساڑھے ۶۲ کروڑ پونڈ کا مال ایک سال میں بھیجا ہے آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ شانت ساگر کی امریکن فوجوں کو نوے فی صدی خوراک پہنچا رہے ہیں۔

کیمبرج ۷ مارچ۔ کیمبرج یونیورسٹی کے چار سو ہندوستانی اور انگریز طلباء کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں برطانی مفکر مسٹر پارک لینڈرسن نے کہا کہ ہندوستان کو جنگ کے بعد مکمل آزادی ملنی چاہیئے۔ ہندوستان کے تاریخی اور جغرافیائی حالات دوسری